بِسۡمِ اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً

اور زنا کے قریب بھی نہ جانا بیشک یہ برائی کی چیز ہے۔ (سورۃ بنی اسرآئیل ۱۷:۳۲)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ان تمام چیزوں سے دور رہنا جو زنا کے قریب لے جاتے ہیں اور وہ تمام کام اور چیزیں زنا کا موجب بنتے ہیں جو اسلام میں حرام قرار دئے گئے ہیں۔ زنا کی حرمت کے دلائل اللہ رب العزت کی کتاب عظیم اور نبی رحمت اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ میں موجود ہیں۔ اور زنا کی حرمت کی کئی قسمیں ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(۱) آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے (حرام کردہ چیزیں)

(۲) کان کا زنا سننا ہے (بے حیائی کی باتیں جو خواہشات کو بڑھاتی ہیں)

(۳) زبان کا زنا بات کرنا ہے (برائی کی بات)

(۴) ہاتھ کا زنا چھونا ہے (غیر محرم کو)

(۵) پیر کا زنا چل کر جانا ہے (بے حیائی کی طرف)

(۶) دل کا زنا خواہش کرنا ہے (حرام کردہ چیزوں کی) [صحیح مسلم]

اس حدیث میں جسم کے مختلف اجزاء سے زنا کا ظہور رہونا ثابت ہے۔

اس لحاظ سے T.V پر جو بے حیائی اور برائی کو دکھایا جاتا ہے اس کو دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔ اور T.V پر جو بے حیائی کی باتیں سنی یا سنائی جاتی ہیں وہ کان کا زنا ہے اور T.V دیکھنا یا سننے کی بعد دل میں جو خواہشات پیدا ہوتے ہیں وہ دل کا زنا ہے۔ اس لحاظ سے T.V بلا سبہ زنا کا مضبوط ہتھیار اور ذریعہ بنتا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ سارا گھر ماں، باپ، بچے، بڑے، بوڑھے سب T.V کے اطراف بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ تمام مل کر بے حیائی سے آنکھ، کان اور دل کا زنا دانستہ یا نادانستہ طور پر کر بیٹھتے ہیں۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان میں سے کتنے مرد اور عورتیں اس آنکھ، کان، زبان اور دل کے زنا کی وجہ سے جو T.V پر دکھائی جاتی ہے درحقیقت زنا کا گھناؤنا جرم کر بیٹھتے ہیں۔

دین اسلام میں حیاء کی بہت اہمیت ہے اللہ کے رسول نے فرمایا۔

اِنَّ الۡحَیَاءُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ	[ترمذی]	بیشک حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

T.V اپنی ننگے پن کی حیوانیت، دل لبریز ترانے، غیر محرم مرد اور عورتوں کا ناچ گانا، بے حیائی وفحشات، وغیرہ پر زور دینے کی وجہ سے دین اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ جسکی وجہ سے گھر کے تمام افراد سب مل کر امن سے زنا کو T.V کے پردہ پر دیکھتے ہیں لہذا اب انسانیت کہاں کیا باقی رہ گئی۔

مندرجہ بالا ان تمام امور پرغور کیا جائے تو .T.V ایک ایسا رہبر ہے جو نہ صرف حرام کاموں اور گناہوں کی طرح رہنمائی ہی نہیں بلکہ دین اسلام پر پر عمل مسلمین کا ایمان تک کو ایسے کھا جاتا ہے۔ جیسا کہ سوکھے جنگل کو آگ کھا جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَیَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ٥ [سورۃ یٰسٓ ۳۶: ۶۵]	اس دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے پھر جو اعمال وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان اعمال کو ان کے ہاتھ ہم سے بیان کریں گے اور انکے پاؤں گواہی دیں گے۔

تصویر: اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:۔

سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث کی بنا پر جاندار چیزوں کی تصویر حرام قرار دی گئیں ہیں۔ لیکن افسوس آج کے علماء اس حرام چیز کو جائز بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ T.V ایک ایسا ذریعہ ہے جس کا وجود تصاویر کو دکھانے اور اس کو بنانے پر منحصر ہے۔

وہ امور جو دین اسلام میں حرام ہیں:۔

(۱) تصویر بنانا۔ (صحیح بخاری)

(۲) تصویر رکھنا۔ (صحیح مسلم)

(۳) غیر محرم کی تصویر کو خواہش اور لطف کے ساتھ دیکھنا یا غیر محرم کو دیکھنا۔ (صحیح مسلم کتاب القدر)

جو شخص کسی جاندار چیز کی تصویر رکھتا ہے وہ اس حدیث کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ تصویر کو نمایاں نہیں کر رہا لیکن اسے بار بار دیکھ رہا ہے۔ جو شخص T.V خریدتا ہے اور اس کے ذریعہ حرام کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہوتا ہے وہ مندرجہ بالا تمام حرام کاموں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

اب ہم انشاء اللہ درج ذیل باتوں پر غور کریں گے۔

تصویر بنانے والے کا انجام: دین اسلام میں تصویر کے متعلق پہلی وعید تصویر بنانے والے کے لئے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر تصویر بنانے والا آگ میں ڈالا جائے گا۔ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اٹھانے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی مخلوقات کی شناخت کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری)

T.V ایک ایسا ذریعہ ہے جو نہ صرف تصاویر کو نمایاں کرتا ہے بلکہ تصاویر بناتا ہے۔ جب کبھی بھی آپ T.V چالو کرتے ہیں تو گویا کہ آپ دراصل تصاویر بنانے میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ کوئی شخص T.V میں ملوث ہوتا ہے تو وہ تصاویر بنانے میں مدد کرتا ہے اور تصویر بنانے جیسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے سخت ترین وعید سنائی تھی جو اُوپر گذر چکی ہے۔

تصویر کا بنانا کیسا: جاندار کی تصویر بنانے والے پر اس وقت تک عذاب ہوتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے اور وہ ہرگز

روح نہ پھونک سکے گا۔ (صحیح بخاری)

تصویر رکھنا کیسا: دین اسلام میں تصویر کا رکھنا بھی حرام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔رحمت کے فرشتہ اس گھر میں ہرگز داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا ہو۔ (صحیح بخاری)

ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہَ نے ایک گدا خریدا۔گدے میں چند تصاویر تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدے کو دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہَ نے عرض کیا میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرتی ہوں۔میں نے کیا قصور کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔''گدا کیسا ہے؟''انہوں نے عرض کیا ''میں نے اسے آپ ﷺ کے لئے خیریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر بیٹھیں اور اس پر تکیہ لگائیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس گھر میں فرشتہ داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر ہوں''۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

اس طرح بتدریج گھروں میں تصویر رکھنے کی ممانعت ہوگئی۔

جب T.V کے ذریعہ تصاویر ہمارے گھروں میں نمایاں ہوں گے تب رحمت کے فرشتہ ہمارے گھروں میں داخل نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ تصاویر کو کالعدم کردو۔ لیکن عاشقِ T.V رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے برخلاف تصاویر کے وجود میں کام کرتے ہیں۔

جب آپ T.V کو start کریں گے تب یاد رکھئے کہ آپ تصویر کو نمایاں کرنے کے خود ذمہ دار ہوں گے اس وجہ سے آپ کا گھر اللہ کی رحمت سے خالی ہوگا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ شیاطین اس گھر میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالٰی کا غصہ اور رسول ﷺ کی ناراضگی کا شکار ہونگے۔

T.V اسکریں پر تصاویر کا نمایاں ہونا آپ کو اس شخص کے برابر گنہگار بناتا ہے جو اپنے گھر میں جاندار تصاویر کو دیواروں پر سجاتے ہیں۔ T.V اسکرین پر جو تصاویر ہوتے ہیں وہ دوسری ساکن تصاویر جیسی یا پھر اس سے بھی خطرناک ہوتی ہیں(Still Pictures) تصاویر پر حرکت جو آپ T.V پر دیکھتے ہیں وہ دھوکا ہے۔جو حرکت T.V کے اسکریں پر دیکھائی جاتی ہے وہ ساکن تصاویر کے (Rapid transmission) تیزی سے منتقل کی وجہ سے ہے۔

ان گھروں میں داخل ہونا جہاں تصاویر ہوتی ہیں: اسلام میں جاندار تصاویر کی حرمت اتنی سخت ہے کہ جن گھروں میں تصویر ہوتی ہے ان گھروں میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: رحمت کے فرشتہ ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے رسول ﷺ بھی ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے تھے جہاں تصویر ہوتی تھی۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔۔۔۔)

جب T.V چالو کرتے ہیں تو آپ گھروں میں تصاویر کو نمایاں کرنے کے خود ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ کے گھر میں T.V چل رہا ہے تو کسی مسلم کو جائز نہیں کہ وہ اندر داخل ہو۔ کیوکہ فرشتہ ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے اور رسول ﷺ بھی ایسے گھروں میں داخل

نہیں ہوتے بلکہ آپ ﷺ کے چہرے پر نا گواری ظاہر ہوتی۔
(صحیح بخاری وصحیح مسلم۔۔۔)

اور گھر میں T.V چلا کر آپ کھلے حرام کردہ کام میں مدد کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [مائدہ ۵ : ۲]	برے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

دین اسلام میں پردے کا حکم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ.......... وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ [النور ۲۴ : ۳۰،۳۱]	اے رسول ﷺ آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں،۔۔۔۔ اور مومنہ عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔۔۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالا کرو اس لئے کہ پہلی نظر تمہارے لئے معاف ہے دوسری نظر تمہارے لئے معاف نہیں:۔ (صحیح مسلم کتاب الادب، مسند احمد و ابوداود)

حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں: میں رسول ﷺ کے پاس بیٹھی تھی اتنے میں ابن ام مکتوم اندر داخل ہوئے (اور یہ واقعہ پردہ کے بعد کا ہے) رسول ﷺ نے کہا ان سے پردہ کرو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ تو نابینا ہے۔ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہمیں پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ کیا تم انھیں نہیں دیکھ رہے ہو؟ (ابو داود، الترمذی ومسند احمد)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ، وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o [النور ۲۴ : ۳۱]	اور (اے رسول ان سے یہ بھی کہہ دیجئے) کہ وہ اپنے پیروں کو (اس طرح) نہ ماریں کہ (زیور سے چھم چھم کی آواز نکلے اور) ان کے زیور کا علم ہو جائے جس کو وہ چھپائے ہوئے ہوں اور اے ایمان والو تم سب اللہ سے توبہ کرتے رہا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ

اے نبی کی بیویوں اپنی بیٹوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (جب وہ باہر نکلا کریں تو) اپنے (چہروں) پر اپنی چادروں میں سے کچھ حصہ لٹکا لیا کریں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ پہچان لی جائیں گی (کہ پاکدامن شریف عورتیں ہیں) لہذا انہیں کوئی چھیڑیں گا نہیں (بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔	يَـٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ، ذٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ [الاحزاب ۳۳:۵۹]

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

عورت چھپانے اور مستور رہنے کی چیز ہے۔جب وہ (گھر سے باہر) نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے (رواہ ترمذی واسنادہ صحیح)

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے غور سے دیکھتا ہے،اسے خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے،وہ مرد کے لئے شیطان بن کر آتی ہے اور شیطان بن کر جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو تو (کسی غیر محرم سے) نرم لہجہ میں بات نہ کیا کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے (تم سے) کسی قسم کی (غلط) توقع (نہ) قائم کرلے، (بس) دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ (قرآن مجید)

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ عورتیں اپنے قدموں کو غیر محرم سے چھپائیں۔ (ابو یعلی)

حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک غیر محرم پر نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے مجھے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔(صحیح مسلم)

جاندار چیزوں کی تصویروں کو دیکھنا :

اسلام میں جاندار چیزوں کی تصاویر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔اسی لئے اس کے ذریعہ کوئی فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔تصویر کا اہم مقصد اس کو دیکھنا اور اس سے ذہنی اطمینان اور لطف اٹھانا ہوتا ہے۔اور ایک نابینا کے لئے تصویر کا کوئی فائدہ نہیں وہ نہ تو اس کی تعریف کرسکتا ہے نہ ہی تنقید کرسکتا ہے لہذا چونکہ تصویر کا بنانا اس کی تعریف اس کو دیکھنا اور اس سے لطف اٹھانا ہی اس کا اصل مقصد ہوتا ہے۔اسی لئے تصویر (جو کی حرام ہے) اس ذریعہ سے اپنے مقصد کو پورا کرنا بھی حرام ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : برے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (وَلاتعاونوا علی الاثیم والعدوان)

غیر محرم کو دیکھنا جائز نہیں : حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک غیر محرم پر نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا آپ نے مجھے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم)

جس طرح سے مردوں کو غیر محرم عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں اسی طرح سے عورتوں کو غیر محرم مردوں کو دیکھنا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ...o وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ... o [النور ۲۴: ۳۰،۳۱]	کہو مومن مردوں سے کہ نیچی رکھیں اپنی نظریں۔ اور کہو مومن عورتوں سے کہ نیچی رکھیں اپنی نظریں۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی اتنے میں ابن ام مکتوم اندر داخل ہوئے اور یہ واقعہ پردہ کے بعد کا ہے رسول ﷺ نے کہا ان سے پردہ کرو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو نابینا ہے نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہمیں پہچان سکتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انھیں نہیں دیکھ رہے ہو۔ (مسند)

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جن میں یہ موجود ہے کہ غیر محرم کی طرف نہ دیکھے یہاں تک کہ رسول ﷺ نے فرمایا

''ایک مرد دوسرے مرد کے ستر (ران) کو نہ دیکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے علی بیشک ران ستر کا ایک حصہ ہے اپنے ستر کو کبھی ظاہر نہ کرو اور نہ دوسرے کے ستر کی طرف دیکھو چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

لہٰذا یہ دیکھا گیا ہے کہ غیر محرم کی طرف خواہش سے دیکھنا اسلام میں گناہ سمجھا گیا ہے چاہے وہ غیر محرم عورت کو دیکھے یا اس کی تصویر کو لہٰذا T.V پر جو تصاویر ہوتی ہیں۔ خاص طور پر ان عورتوں کو جو کمتر لباس پہنتی ہیں ان کو دیکھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں اور نہ ہی کسی اور کی تصاویر کو دیکھنا جائز ہے۔

بے پردگی، بے حیائی وفحشات، ننگا پن اور T.V.

سب سے بڑی برائی جو دنیا میں T.V کے ذریعہ پھیلتی ہے وہ ہے بے پردگی بے حیائی وفحشات اور ننگا پن کی تہذیب۔ تعلیم کے بہانے بے حیائی اور فاحشات کے تصاویر کو جائز قرار دیکر تجارتی فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ T.V حرام کردہ حیوانیت، بے حیائی، حرام کردہ زور دینے کی وجہ سے اسلام کی بنیادی رکن کے سراسر خلاف ہے۔

دین اسلام عورت کے جسم کو چھپانے کا حکم دیتا ہے۔

اللہ کے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

عورت چھپانے اور مستور رہنے کی چیز ہے۔ جب (وہ گھر سے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے غور سے دیکھتا ہے اسے خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے، وہ مرد کیلئے شیطان بن کر آتی ہے اور شیطان بن کر جاتی ہے۔

(صحیح مسلم)

T.V ایک ایسا ارادارہ (Institution) ہے جو نہ صرف تصاویر ہی بلکہ عورتوں کے جسم کی نمائش کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جس کے استعمال سے بے حیائی اور فحشات عام ہوتی چلی جارہی ہیں۔جس کا نتیجہ ہم تمام سے مخفی نہیں ہے۔

عورت کی آواز: دین اسلام میں عورت کی آواز کو ستر قرار دیا گیا ہے۔عورت اونچی اور لچک سے اپنی آواز کو ظاہر نہ کرے۔

چونکہ عورت کی آواز ستر ہے مردوں کو اس کی آواز بھی نہیں سنانا چاہئے۔

عورت کی آواز کے فتنہ کے خطرے کو ظاہر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا o [سورۃ احزاب ۳۳: ۳۲]	اے نبی کو بیو یو، تم عورتوں میں سے کسی ایک عورت کے مثل بھی نہیں ہو، اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو تو (کسی غیر محرم سے) نرم لہجہ میں بات نہ کیا کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے کسی قسم کی (غلط) توقع (نہ) قائم کرلے، دستور کے مطابق بات کیا کرو۔

دین اسلام عورت کی آواز کو چھپانے اور اسکو عام لوگوں میں نمائش کرنے سے منع کرتا ہے۔ لیکن T.V کا استعمال دین اسلام کے بر خلاف ہے۔

T.V پر عورتوں کی آواز کا اشتہار 'لطف اٹھانے' موسیقی کے ساتھ گانے بجانے میں مشہور ہے۔

T.V پر حرام آواز نمایاں ہوتی ہے جیسے کہ عورتوں کی آواز موسیقی کے ساتھ T.V کے پروگرام تقریباً کفار و مشرکین کے خواہشات اور ان کے طریقہ جو بے حیائی، فحشات، ننگاپن سے بھرے ہیں اس پر مشتمل ہے۔

(میوزک) موسیقی اور T.V : موسیقی یعنی میوزک ہی اصل جڑ ہے جس کی بناپر T.V کا کوئی پروگرام نہیں ہوتا۔ دین اسلام کھلے طور پر میوزک (موسیقی) اور اسکے تمام اقسام کو حرام قرار دیا ہے سوائے دف کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

گانا نہ سنے، باجوں کی آواز نہ سنے، البتہ عید اور شادی کے موقعہ پر اگر بچے دف بجا کر ایسے اشعار گائیں جن میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہوتو انہیں سن لینے میں کوئی حرج نہیں۔ [صحیح بخاری، کتاب النکاح)

اسلام میں میوزک (یعنی موسیقی) کو کبیرہ گناہ بتایا گیا ہے۔موسیقی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

موسیقی دِل میں نفاق اگاتا ہے جیسا کہ پانی سبزے کو اگاتا ہے۔[ابوداؤد ، بیہقی]

بعض لوگ ایسے ہیں جو لہولعب کی باتوں کو خرید لیتے ہیں تا کہ لوگوں کو گمراہ کریں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو حلال قرار دیں گے۔ (صحیح بخاری)

نافع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ چلتے ایک گوایے کی بانسری کی آواز سنائی دی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستہ سے ایک طرف رہے کر چلنے لگے اور مجھ سے بار بار پوچھتے، کیا بانسری کی آواز تمہیں سنائی دے رہیں ہے؟ میں جواب دیتا جی ہاں، اسی طرح کانوں میں انگلیاں دئے چلتے رہے حتیٰ کے میں نے کہا اب آواز نہیں آرہی۔ تب انگلیاں کانوں سے ہٹا ئیں اور راستہ چلنے لگے پھر فرمایا ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی بعینہ یہی واقعہ پیش آیا تو آپ ﷺ نے بھی کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہی عمل فرمایا۔ [مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی]

سونچنے کا مقام ہے کہ آپ ﷺ نے جس شیطانی آواز کو لمحہ بھر سننا گوارہ نہ فرمایا آج آپ ﷺ کے نام لیوا اس پر اس درجہ فریفتہ ہیں کہ انھیں لمحہ بھر اس کی جُدائی گوارہ نہیں کرتی اور چوبیس گھنٹے ان کی محفلوں کی گرم بازاری اسی لعنت پر موقوف ہے اور اس کی وبا اتنی کثرت سے ہے کہ کوئی شریف آدمی کسی کوچہ و بازار سے کانوں میں انگلیاں دئے بغیر گزر نہیں سکتا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون (یعنی مردود) ہیں:۔

(۱) ایک گانے کے ساتھ آلات موسیقی کی آواز اور

(۲) دوسری مصیبت کے وقت چیخنے چلانے کی آواز۔ (البزار، بیہقی)

جو آدمی گانا بجانے کا کام کرے یا پھر اپنے گھر پر اسکا اہتمام کرے ان دونوں پر لعنت ہے۔ (بیہقی)

گانا سننا گناہ ہے اسکے پاس بیٹھنا فسق (عیاشی) ہے اور اس سے لطف (روگ، بیماری) حاصل کرنا کفر ہے۔ (نیل الاوطار)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

جب شیطان ملعون ہو کر آسمان سے اُترا تو کہنے لگا اے اللہ تو نے مجھے ملعون بنا دیا تو بتا، دنیا میں میرا علم کونسا ہوگا، اللہ نے فرمایا تیرا علم جادو ہوگا۔

پھر کہنے لگا میری پسندیدہ آواز کونسی ہوگی۔ اللہ نے فرمایا گانا بجانا۔ (مدخل القسرع عن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ان کے متعلق اللہ کے عذابات : جو شخص گانے والی عورت کے پاس بیٹھتا ہے گانا سننے کی غرض سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔ (ترمذی)

اس امت پر یہ آفتیں آئیں گے: زمین میں دھنسا، مشکلوں کا مسخ ہونا، پتھروں کی بارش، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ سب کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دور دورا ہوگا اور سرِ عام شراب نوشی ہوگی۔ (ترمذی)

اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے شطرنج کو حرام کر دیا۔

جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی شطرنج کھیلا اس نے گویا کہ اپنا ہاتھ خنزیر کے خون میں ڈبو دیا۔ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِ یُ لَھْوَالْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّخِذَ ھَا ھُزُوًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ o [سورۃ لقمٰن ۳۱: ۶]	اور (اے رسول) لوگوں میں بعض ایسا شخص ہے جو بے ہودہ باتوں کا خریدار بنتا ہے تا کہ (ان کے ذریعہ) بغیر علم کے (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے گمراہ کردے اور اس کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لئے (قیامت کے دن) ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔
وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا ج فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ o [سورۃ لقمٰن ۳۱: ۷]	اور جب اس کو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہے تو تکبر کے ساتھ پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں، گویا کہ اسکے کانوں میں بوجھ ہے، تو (اے رسول) اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

مندرجہ بالا آیت میوزک، گانا بجانا، ناول کو حرام قرار دینے کے لئے کافی ہے۔ اس میں بیکاری کی باتیں شامل ہوتی ہیں۔ جس سے انسان اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے۔

چونکہ تمام چیزیں جو اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے وہ T.V میں موجود ہیں۔ اسی لئے شریعت کی نظر میں T.V حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا o [سورۃ فرقان ۲۵: ۷۲]	اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو بے ہودہ (مجالس) میں شریک نہیں ہوتے اور جب ان کا گذر بے ہودہ کاموں کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ وقار کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ایمان والوں کا روّیہ لہو و لعب کی طرف اس طرح بھی ہوتا ہے کہ:۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَا لُنَا وَلَکُمْ اَعْمَا لُکُمْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ لَا نَبْتَغِی الْجٰھِلِیْنَ o [سورۃ قصص ۲۸: ۵۵]	اور جب کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور (اس طرح) کہتے ہیں: ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں، اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں، (ہمارا تو) تم کو سلام ہے ہم نادانوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔

ان آیتوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بے ہودہ، بے بس اور بیکار کی باتیں جائز نہیں کیونکہ یہ تمام چیزیں لہو و لعب ہے جس سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے یہ چیزیں اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہیں۔ اور انسان کے مقصد تخلیق سے دور کرتی ہیں اور یہ چیزیں عبادتوں سے غافل کرتی ہیں اور معاشرے کی ذمہ داریوں سے نظر انداز کرتی ہیں اور یہ ساری چیزیں T.V میں موجود ہیں۔

خلاصہ :- زنا کی طرف لے جانی والی مزید چیزیں جو T.V میں پائی جاتی ہیں۔

(۱) تصاویر (۲) میوزک (۳) بے حیائی وفحشات (۴) بے پردگی (۴) زنا کا موجب (۵) ننگا ناچ گانا (۶) وقت کا ضائع کرنا (۷) دین اسلام کے نام پر تصاویر کو نمایا کرنے کا دھوکہ (۸) اللہ کے ذکر سے غافل (۹) لہو ولعب کا مجموعہ، وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ بالا ان تمام نقصانات اور گناہوں کی موجودگی میں T.V کا **استمال** سراسر حرام ہے۔

بلاشبہ T.V کی نئی ایجاد میں کئی غیر اسلامی چیزیں وجود میں آئی ہیں اور اس پرچہ میں دلائل کی بنا پر یہ کوشش کی گئی ہے کہ T.V کا **استمال** حرام ہونے پر کوئی شبہ باقی نہ رہا ہو۔

ان تمام نقصانات اور برے انجام کی بنیاد پر کوئی شک نہیں کہ T.V حرام ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں کہنے اور سننے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ - [سورۃ یٰسٓ ۳۶ : ۱۷]

اور ہمارے ذمہ تو بس صاف صاف (اللہ کے احکام کو) پہنچا دینا ہے۔